مغربی منہجِ تحقیق——ایک ناقدانہ جائزہ

[شیخ زید اسلامک سنٹر لاہور کے افسر انتظامی جناب عثمان احمد نے مغربی منہج تحقیق پر نہایت مختصر لیکن جامع مضمون تحریر کیا ہے اس اجمال کی تفصیل بھی اگر عثمان احمد صاحب بیان کر دیں تو ہمارے بہت سے سیکولر اور راسخ العقیدہ دانشوروں کو صراط مستقیم نظر آ جائے گی]۔

عہد جدید کے مسلم محققین کی مغرب سے ذہنی و علمی مرعوبیت کا یہ عالم ہے کہ انھوں نے مغرب کے منہجِ تحقیق کو ایک عقیدے کے طور پر قبول کرتے ہوئے اپنی تمام تر تحقیقات کی بنیاد، چاہے ان کا تعلق علومِ قرآن و سنت سے ہو یا تاریخ اسلام سے، اسی اسلوب تحقیق پر رکھی ہے۔ نتیجتاً وہ تمام کام جو انھوں نے اپنی دانست میں دفاع اسلام کے لیے سرانجام دیا ہے، مغرب کے باطل افکار و نظریات کو اسلامی جواز عطا کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ مسلم محققین اپنی تحریروں میں مغربی محققین اور مستشرقین کو بطور سند پیش کر کے جہاں ان کی علمی برتری اور تفوق کا رعب مسلمانوں کے قلوب میں بٹھاتے ہیں وہیں درحقیقت ان کے منہج تحقیق کو بھی ایک عالمگیر صداقت کے طور پر تسلیم کرواتے ہیں۔ وہ اس بات پر غور نہیں کرتے کہ اگر چند مغربی محققین نے اسلام یا رسالت مآب ﷺ کی تعریف کسی خاص پہلو کو مدّنظر رکھ کر کی ہے تو ان مغربی محققین کو بطور حوالہ و سند پیش کرنے کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ آپ ان بہت سے مغربی محققین کی تحقیق کو بھی بالواسطہ درست کہہ رہے ہیں جنھوں نے اسلام اور رسالت مآب ﷺ کے خلاف ہرزہ سرائی کی ہے اس لیے کہ جن تحقیق کے اصولوں کے تحت کام کر کے تعریف کرنے والے مغربی محققین بظاہر مثبت نتائج کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں سو فیصد انہی تحقیقی اصولوں کو مدّنظر رکھ کر کام کرنے والے مغربی محققین منفی نتائج کا اظہار کرتے ہیں۔

مسلم محققین، مغربی محققین کی تحریروں کو بطور حوالہ لاتے ہوئے یہ بات بھی نظر انداز کرتے ہیں کہ بظاہر تعریف میں کی جانے والی بات درحقیقت مغربی افکار و نظریات کی تائید ہی میں کی گئی ہے۔ اگر کوئی مغربی محقق رسالت مآب ﷺ کو انسانی تاریخ کا عظیم سوشل ریفارمر کہتا ہے تو یہ تعریف نہیں بلکہ حضور ﷺ کی رسالت و نبوت کی تکذیب ہے۔

مسلم محققین کا بالعموم رویہ یہ ہے کہ وہ مغربی تحقیقی اصولوں کو آخری صداقت تسلیم کرتے ہوئے اس بات کی کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ ثابت کریں کہ یہی تحقیقی اصول سلف صالحین کے بھی پیش نظر رہے یہاں تک کہ علم حدیث کا محفوظ و مصئون سرمایہ بھی درحقیقت ایسے ہی تحقیقی اصولوں کی کارفرمائی کا نتیجہ ہے۔

محدثین کے حفاظت وروایت حدیث کے لیے وضع کردہ اصولوں کو مغربی تحقیقی اصولوں کے مساوی قرار دینا مغربی منہج تحقیق کو قرآن وحدیث سے ماخوذ سمجھنا مسخ شدہ ذہنیت کا عکاس ہے۔ محدثین نے خبر کی تحقیق، روایت اور خبر کی صحت اور اس کے درجات کی تعیین میں جن اصولوں سے کام لیا ہے وہ ان کی عرق ریزی، دیانت اور بلندی فہم پر دلالت کرتے ہیں اور ان کا ان مغربی تحقیقی اصولوں سے کوئی تعلق نہیں کہ جن کے تحت طے شدہ اجماعی حقائق کے خلاف کسی شاذ خبر کی بنیاد پر ظن تخمین کو حق ثابت کیا جاتا ہے۔ یہ حقیقت بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ مغربی منہج تحقیق میں کتاب کے مطالعہ (Study) کی بجائے کتب کو consult کرنے کی اہمیت ہوتی ہے۔ اس لیے کسی تحقیقی مضمون کی قدر (Value) کا تعین اس میں کثرت حوالہ جات (References) سے ہوتا ہے نہ کہ صاحبِ مضمون کے علمی کام سے۔ یہی وجہ ہے کہ جدید محققین کسی مسئلہ سے متعلق بیسیوں کتابوں کا نام جاننے اور ان کا حوالہ دینے کے باوجود نفسِ مسئلہ کی تفہیم اور توضیح سے قاصر ہوتے ہیں۔

اسی طرح مغربی محققین کے نزدیک کسی بات کے مستند ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ تحریری طور پر موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے مزعومہ خیالات وافکار کی تائید میں بطور دلیل بخاری ومسلم، البیان والتبیین، کلیلہ ودمنہ اور اسی طرح دیگر کتب کو ایک ہی حیثیت سے پیش کرتے ہیں۔ مزید برآں بالعموم مغربی محققین دعویٰ اور دلیل کے فرق کو سمجھنے سے قاصر ہیں ان کے خیال میں کسی بات کا دعویٰ کردینا ہی تحقیق ہے چاہے اس کے لیے کوئی دلیل موجود ہو یا نہ ہو۔

تحقیق اور اس کے اصولوں پر اگر غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تحقیق کی ضرورت کسی خبر کی تصدیق کے لیے ہوتی ہے یا کسی عقلی مسئلہ کے لیے اور محدثین نے خبر کی تحقیق کے لیے جو اصول وضع کیے ہیں ان سے بڑھ کر کسی اصول تحقیق کا امکان نہیں اور اسی طرح فقہاء نے قرآن وسنت سے استنباط واستخراج کے لیے جو اصول اجتہاد وضع کیے ہیں وہ عقلی تحقیقات کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

یہ کہنے میں کوئی باک نہیں ہے کہ منہج تحقیق تو درحقیقت ہے ہی محدثین ومجتہدین کی اور مغربی منہج تحقیق تو منہج تضلیل ہے اور اس کے نتیجے میں احقاقِ حق کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔

[مغربی منہج تحقیق کے مسائل، اس کی غلطیوں، خامیوں، کوتاہیوں اور اس کی حقیقت، ماہیت اور حیثیت کے بارے میں ساحل کے شمارہ نومبر ۲۰۰۵ء میں بعض اہم اشارات ونکات اٹھائے گئے ہیں اس کا مطالعہ کرلیا جائے تو اس مضمون کے بعض اہم نکات واضح ہوجائیں گے۔]